صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ 1913ء سے جاری شدہ FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ہفتہ 21 مئی 2016ء 13 شعبان 1437 ہجری 21 ہجرت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 116

ہفتہ 21 مئی 2016ء

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ کس قدر عظیم الشان نشان ہے کہ جیسا کہ خدائے قادر نے دوگزشتہ بہاروں کے متعلق دو زلزلوں کی خبر دی تھی یعنی ۱۹۰۵ء۔اور ۱۹۰۶ء میں۔ایسا ہی تیسری مرتبہ پھر بہار کے متعلق یہ خبر دی کہ بہار کے موسم آئندہ میں جو ۱۹۰۷ء میں آئے گا سخت بارشیں ہوں گی اور سردی بہت پڑے گی اور برف پڑے گی سو ایسا ہی ظہور میں آ گیا اور بڑی شان وشوکت سے یہ پیشین گوئی پوری ہوگئی۔......

اس پیشگوئی کے ساتھ ایک اور پیشگوئی تھی جو رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور بدر، الحکم میں اُنہیں دنوں میں چھپ چکی اور شائع ہو چکی تھی اور وہ یہ ہے:-

دیکھ میں تیرے لئے آسمان سے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔صحن میں ندیاں چلیں گی پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔..................آسمان ٹوٹ پڑا۔یہ تمام پیشگوئیاں بارش کے متعلق ہیں اور ساتھ اس کے یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ وہ کثرتِ بارش دشمنوں کے لئے مضر ہوگی۔شاید اس کا یہ مطلب ہے کہ کثرتِ بارش طاعون اور طرح طرح کے امراض کو پیدا کرے گی۔اور بعض زراعتوں کا بھی نقصان ہوگا اور پھر عربی الہام کے یہ معنی ہیں کہ ان نشانوں کے ظہور کے بعد نئے سرے لوگوں کا رجوع ہوگا ہر ایک راہ سے وہ آئیں گے یہاں تک کہ راہ گہرے ہو جائیں گے اور بہت سے تحائف اور نقد اور جنس دور دور سے لوگ بھیجیں گے اور دشمنوں پر رعب عظیم پڑے گا۔اُس وقت چغل خوروں اور عیب گیروں پر لعنت برسے گی اور میں تجھے ایک عجیب عزت دوں گا۔اتنی بارشیں ہوں گی کہ گویا آسمان ٹوٹ پڑے گا۔

(الفضل 12۔اپریل 2010ء)

کلکی اوتار

ہندو مذہب میں مہاتما سورداس جی کا مقام خدا رسیدہ لوگوں میں بہت بلند ہے اور ان کے اقوال ہندوقوم کے لئے حجت ہیں۔وہ شری کرشن جی کی بعثت ثانی کی علامات اپنے شعروں میں یوں بیان کرتے ہیں:

چاند اور سورج کو راہو پکڑ کر کھا لے گا۔اس دور میں موتا موتی بہت ہوگی۔اس وقت کلکی اوتار شری کرشن جی مبعوث ہو کر لوگوں کی اصلاح کر رہے ہوں گے۔ایسا یوگ (اجتماع اجرام فلکی وگرہن) 1900 سال بکرمی (1844ء) گزرنے کے بعد واقع ہوگا۔

﴿سورساگر مجموعہ کلام مہاتما سورداس جی منقول از چیتاونی ص 103,102﴾

مالمو میں حضور انور کا استقبالیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ سویڈن کے دوران مالمو میں ایک استقبالیہ ہوا۔جس کی ریکارڈنگ پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں ایم ٹی اے پر نشر کی جائے گی۔احباب استفادہ فرمائیں۔

21 مئی	11:20pm,11:55am
22 مئی	6:25 am
25 مئی	8:10pm, 11:55am
26 مئی	6:35am,01:05am

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ میٹرک/ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے پاس کے لئے 19 سال ہے۔جو نوجوان بطور واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں ان کو داخلہ کی تیاری کے لئے درج ذیل باتوں پر خاص توجہ دینی چاہیے۔

1۔پنجگانہ نماز باجماعت۔
2۔روزانہ تلاوت قرآن کریم درست تلفظ کے ساتھ۔
3۔مطالعہ احادیث خصوصاً چہل احادیث، چالیس جواہر پارے۔
4۔مطالعہ سیرت حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ۔
5۔مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود۔
6۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ Live اور ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے حضور انور کے دیگر پروگرام سننا۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت

سوال وجواب کی شکل میں

خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء

س: حضورانور نے اس خطبہ کا کیا عنوان بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! دو دن پہلے 23 مارچ تھی۔ اس دن کی اہمیت کے مدنظر جماعت میں یوم مسیح موعود کے جلسے بھی ہوتے ہیں جہاں حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقاصد اور آپ کی جماعت کے قیام اور اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی وہاں افرادِ جماعت نے شکر بھی ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسیح موعود کو اور مہدی معہود کو ماننے اور اسے سلام پہنچانے کی توفیق بخشی۔

س: حضورانور نے احباب جماعت کی کیا ذمہ داریاں بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کو ماننا جہاں خوشی اور شکر کا مقام ہے وہاں ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھاتا ہے۔ ہماری ذمہ داریاں ان کاموں کو آگے چلانا ہے جن کیلئے حضرت مسیح موعود آئے۔ تبھی ہم ان میں شمار ہوسکتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو مان کر نئی زمین اور نیا آسمان بنانے والوں میں شامل ہونا تھا۔

س: دین حق کی سچائی کے قیام کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ وہ کام جس کیلئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور دوسری بات کہ سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ پھر یہ کہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں پھر وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں۔ پھر یہ کہ خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہوکر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ نہ محض قال سے ان کو بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ یہ سب کچھ میری طاقت سے نہیں بلکہ آسمان اور زمین کا خدا کرے گا۔

س: حضرت مسیح موعود نے تائید دین حق کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: آپ فرماتے ہیں ”میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف دین حق کی تجدید اور تائید ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں یا نئے احکام دوں یا کوئی نئی کتاب نازل ہوگی۔ ہرگز نہیں اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے تو میرے نزدیک وہ سخت گمراہ اور بے دین ہے۔ آنحضرت ﷺ پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی برکات اور فیوض اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہوا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے اپنی کامیابی کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: آپ فرماتے ہیں کہ ”میرے آنے کے دو مقصد ہیں مومنین کیلئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ صرف خدائے واحد کی عبادت ہو۔ میرے ان مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جو کام نفاق طبعی اور دنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ کیا کاذب کبھی کامیاب ہوسکتا ہے۔ فرمایا کہ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہو گا۔ مخالفت کی میں پرواہ نہیں کرتا میں اس کو بھی اپنے سلسلے کی ترقی کیلئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور آیا ہو اور لوگوں نے چپ چاپ اسے قبول کرلیا۔

س: مخالفین کے قرآن پر حملوں کے جواب میں خدا کیا چاہتا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ”خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک دشمن کے داغ اعتراض سے منزہ ومقدس کرے۔

س: حضورانور نے دین حق کے پھیلنے کو کس چیز سے مشروط کیا ہے؟

ج: فرمایا! سب سے پہلے اپنے دل اور دماغ سے کام لیں اور نفوس کا تزکیہ کریں راستبازی اور تقویٰ سے خدا تعالیٰ سے امداد اور فتح چاہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک اٹل قانون اور مستحکم اصول ہے اور اگر مومن صرف قیل وقال اور باتوں سے مقابلہ میں کامیابی اور فتح پانا چاہیں تو یہ ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ لاف و گزاف اور لفظوں کو نہیں چاہتا وہ تو حقیقی تقویٰ کو چاہتا اور سچی طہارت کو پسند فرماتا ہے۔

س: خدا تعالیٰ کی توحید کی بابت حضرت مسیح موعود نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سچ یہی ہے کہ خدا ہے اور ایک ہے اور میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر انجیل اور قرآن کریم اور تمام صحف انبیاء بھی دنیا میں نہ ہوتے تو بھی خدا تعالیٰ کی توحید ثابت تھی کیونکہ اس کے نقوش فطرت انسانی میں موجود ہیں۔ خدا کے لئے بیٹا تجویز کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی موت کا یقین کرنا ہے کیونکہ بیٹا تو اس لئے ہوتا ہے کہ وہ یادگار ہو۔ اب اگر مسیح خدا کا بیٹا ہے تو سوال ہوگا کہ کیا خدا کو مرنا ہے۔ مجھے اسی غرض کیلئے بھیجا ہے کہ ان تائیدی نشانوں سے جو دین حق کا خاصہ ہے اس زمانے میں دین حق کی صداقت دنیا پر ظاہر کروں۔ مبارک وہ جو ایک سلیم دل لے کر میرے پاس حق لینے کیلئے آتا اور وہ جو حق دیکھے تو اس کو قبول کرتا ہے۔

س: حضور انور نے صداقت حضرت مسیح موعود کی بابت کون سے چار نشان بیان فرمائے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ **اول عربی** دانی کا نشان ہے اور یہ اس وقت سے مجھے ملا ہے جب مخالفین نے یہ لکھا کہ یہ عاجز عربی کا ایک صیغہ بھی نہیں جانتا حالانکہ ہم نے پہلے کبھی دعویٰ بھی نہیں کیا تھا کہ عربی کا صیغہ آتا ہے۔ جو لوگ عربی املاء اور انشاء پڑھے ہیں وہ اس کی مشکلات کا اندازہ کر سکتے ہیں اور اس کی خوبیوں کا لحاظ رکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اعجازی طور پر مدد دی ہے۔ بڑی مشکل آ کر یہ پڑتی ہے جب ٹھیٹھ زبان کا لفظ مناسب موقع پر نہیں ملتا اس وقت خدا تعالیٰ وہ الفاظ القاء کرتا ہے نئی اور بناوٹی زبان بنا لینا آسان ہے مگر ٹھیٹھ زبان مشکل ہے۔ پھر ہم نے ان تصانیف کو بیش قرار انعامات کے ساتھ شائع کیا ہے اور کہا ہے کہ تم جس سے چاہو مدد لے لو اور خواہ اہل زبان بھی ملا لو۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اس بات کا یقین دلا دیا ہے کہ وہ ہرگز قادر نہیں ہو سکتے۔ **دوسرا** یہ ہے کہ دعاؤں کا قبول ہونا۔ میں نے عربی تصانیف کے دوران میں تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے کہ کس قدر کثرت سے میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ ایک ایک لفظ پر دعا کی ہے۔ **تیسرا نشان** پیشگوئیوں کا ہے یعنی اظہار علی الغیب۔ یوں تو نجومی اور رمّال لوگ بھی اٹکل بازیوں سے بعض باتیں ایسی کہہ دیتے ہیں۔ مگر ملہم کا اظہار غیب اپنے اندر الٰہی طاقت اور خدائی ہیبت رکھتا ہے۔ اس کے اندر ایک شوکت اور قوت ہوتی ہے۔ **چوتھا نشان** قرآن کریم کے دقائق اور معارف کا ہے کیونکہ معارف قرآن اس شخص کے سوا اور کسی پر نہیں کھل سکتے جس کی تطہیر ہوچکی ہو۔ میں نے کئی مرتبہ کہا ہے کہ میرے مخالف بھی ایک سورۃ کی تفسیر کریں اور میں بھی تفسیر کرتا ہوں۔ پھر مقابلہ کر لیا جاوے مگر کسی نے جرأت نہیں کی غرض یہ چار نشان ہیں جو خاص طور پر میری صداقت کیلئے مجھے ملے ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے افراد جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: ”میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لئے جاویں اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔ یعنی کہ سمجھو کہ تزکیہ نفس کیا چیز ہے پھر اپنے اوپر لاگو بھی کرو۔ ہمارا کام اور ہماری غرض یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً جب تک ایک مدت تک ہماری صحبت میں نہیں رہو گے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں اور ہو گیا ہوں اسے فائدہ نہیں پہنچتا۔ فرمایا فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جاوے تو کچھ بات ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔“

س: 23 مارچ کے حوالہ سے مبارکباد کو بدعت کہنے والے کو حضورانور نے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! 23/مارچ کے حوالے سے بعض لوگ ایک دوسرے کو فون اور واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعہ سے مبارکبادیں دیں۔ اگر تو اس نیت سے مبارکبادیں دی تھیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مانا اور اس بات کا شکر اور مبارکباد تھی کہ آپ کے ماننے سے ہم ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل ہو گئے اور اس کی خوبیوں کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں تو یقیناً یہ مبارکبادیں ان کا حق تھا اس میں کوئی حرج نہیں اور اس میں کوئی بدعت بھی نہیں۔ مجھے حیرت ہے ان مبارکباد دینے والوں کو ایک صاحب نے ایک پیغام لکھ کر سختی سے روکا اور کہا کہ اس طرح تم لوگ بدعات میں پڑ جاؤ گے۔ حیرت ہے ان صاحب پر جو میرے خیال میں دینی علم بھی رکھتے ہیں اور نظام کا بھی ان کو پتا ہے۔ کیسے یہ کہہ سکتے ہیں کہ تم بدعات میں پڑ جاؤ گے۔ ان کے پاس خلافت کی نعمت ہے جو کہ احمدیوں کے پاس حضرت مسیح موعود کے ماننے کی وجہ سے ہے اور اگر کوئی غلط بات یا بدعت پیدا ہوتی نظر آئے گی تو اگر خلافت صحیح ہے اور خلافت حقہ ہے تو اسے خود ہی روک لے گی پھر اس طرف بھی دیکھنا چاہئے کہ لوگوں کی نیتوں پہ شبہ نہیں کرنا چاہئے۔ **انما الاعمال بالنیات**۔ بھی ہے کسی نے نیک نیتی سے کی ہوں گی۔ پس ان صاحب کو بھی خلافت کی ڈھال کے پیچھے رہتے ہوئے بات کرنی چاہئے تھی خلافت کے قدموں سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں جو بھی کرے گا وہ پھسل جائے گا یہ یاد رکھیں۔ اپنی ذوقی بات کو افراد جماعت پر ٹھونسنے یا لاگو کرنے کی کوشش نہ کریں۔

س: جمعہ کے بعد حضور انور نے کن کا نماز جنازہ پڑھایا؟

ج: مکرمہ محمودہ سعدی صاحبہ اہلیہ مکرم مصلح الدین صاحب سعدی 22 مارچ 2016ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔

2۔ مکرم نور الدین چراغ صاحب ابن مکرم چراغ دین صاحب مرحوم آف قادیان 15 مارچ 2016ء کو 45 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔

3۔ مکرمہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الباری صاحب 20 مارچ 2016ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔

محترم قاری محمد عاشق صاحب کے

دلچسپ خودنوشت حالات

تعارف اور تعلیم

میرا نام قاری محمد عاشق ہے۔ میں حیدر آباد تھل ضلع بھکر (سابقہ ضلع میانوالی) میں پیدا ہوا۔ قومی شناختی کارڈ کے مطابق میری تاریخ پیدائش 10 جون 1938ء ہے۔

میرے والد محترم کا نام ماہلہ صاحب اور والدہ محترمہ کا نام ملوکہ خاتون صاحبہ تھا۔ میرے ایک بھائی مکرم ملک محمد صادق صاحب اور ایک بہن تھیں۔ زراعت پیشہ اور قوم گھلّو سے میرا تعلق ہے۔ میرا بچپن اپنے آبائی گاؤں چاہ بلیا نوالا (نزد حیدر آباد تھل) میں گزرا جس کا نیا نام اب ''بستی اسلام آباد'' ہے۔ میری عمر چھ ماہ تھی کہ میرے والد صاحب کا انتقال ہوگیا تھا۔

میں نے متعدد مدارس میں تعلیم حاصل کی۔ سب سے پہلے میں نے اپنے قریبی قصبہ حیدر آباد تھل کے مدرسہ میں قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا۔ وہاں پر محترم حافظ فتح محمد صاحب قریشی پڑھایا کرتے تھے جن کا تعلق ایک زمیندار اور پیر گھرانے سے تھا۔ ان کا زیادہ تر وقت اپنی پیری مریدی میں گزرتا تھا۔ مدرسہ کو وقت کم دیتے تھے۔ میں نے وہاں سوا دو پارے حفظ کرنے کے بعد ایک اور جگہ مرشد آباد نزد گوہر والا ضلع بھکر کے مدرسہ میں محترم حافظ احمد یار صاحب سے 20 پارے تک حفظ کیا۔ پھر اس کے بعد اُترا (واں کیلا) متصل قائد آباد ضلع خوشاب میں پڑھتا رہا۔ وہاں پر محترم حاجی محکم الدین صاحب سے میں نے حفظ قرآن مکمل کیا۔ یہ 1953ء کا ذکر ہے جب میں نے وہاں ولادت النبی ﷺ کے بابرکت دن قرآن کریم حفظ مکمل کرنے کی سعادت پائی اور تکمیل حفظ کی خوشی میں وہاں پر موجود احباب اور طلباء میں کھجوریں تقسیم کیں۔ حفظ کرنے کے بعد وہاں پر صرف ونحو کے بنیادی قواعد پڑھے۔

اس کے بعد پہاڑ پور شمالی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان چلا گیا (جو میرے گاؤں سے تقریباً 100 کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے)۔ اُترا نزد قائد آباد سے پہاڑ پور شمالی کا یہ سفر میں نے پیدل طے کیا۔ راستے میں دریائے سندھ (جو پاکستان کا سب سے بڑا دریا ہے) کشتی کے ذریعہ پار کیا۔ وہاں اس وقت کے مشہور اور قابل استاد محترم جناب مولوی عبداللہ صاحب کے پاس تقریباً چھ ماہ تک صرف ونحو (عربی گرائمر) کی تعلیم حاصل کی۔

اس کے بعد عبدالحکیم ضلع ملتان (حال ضلع خانیوال) میں محترم قاری تاج محمد صاحب سے تجوید کی تعلیم حاصل کی۔ قاری تاج صاحب نابینا تھے۔ آپ دیوبند کے فارغ التحصیل تھے اور سبعہ قراءت کے ماہر قاری اور اچھے استاد تھے۔ مختلف لہجوں (مصری، حجازی، یمنی اور عراقی وغیرہ) سے پڑھنے کے بھی ماہر تھے۔

تعلیم کے حصول کے لئے مجھے درج ذیل مقامات پر بھی چند روز ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔

محلّہ چنداں والا جھنگ صدر، میرا شریف ضلع اٹک، قصبہ پنجہ نزد مٹھہ ٹوانہ ضلع خوشاب، جامع مسجد بلاک 1 سرگودھا شہر۔

یہاں پر اس بات کی وضاحت کردوں کہ اتنے مدارس بدلنے یا چھوڑنے کی وجہ یہ ہوا کرتی تھی کہ ان مقامات پر بعض مشکلات اور دقتیں ہوا کرتی تھیں۔ مثلاً طلباء کو استاد یا ان کے عزیز رشتہ داروں کے کام میں لگا دیا جاتا تھا، جن میں فصلوں کی کٹائی، کھیتوں میں کام کرنا یا بعض جگہ ریوڑ چرانے یا بعض دفعہ جنگل سے ایندھن کیلئے لکڑیاں چن کر اکٹھی کرنا اور پھر میلوں دور سر پر اٹھا کر مقررہ جگہ پر پہنچانا اور جانوروں کے لئے چارہ کاٹنا وغیرہ قسم کے کام کرنے پڑتے تھے۔ ان کاموں کی وجہ سے پڑھائی کی طرف توجہ اور دھیان کم ہوجاتا تھا۔ اس لئے مجبوراً مدرسہ بدلنا پڑتا تھا۔ اکثر طلباء جو پڑھائی کا شوق رکھتے تھے وہ مدرسہ بدل لیتے تھے۔

میں نے سکول جاکر ظاہری تعلیم تو حاصل نہیں کی لیکن انہی مدارس میں اہل علم دوستوں اور اساتذہ سے ہی پڑھنا اور لکھنا سیکھا۔

پھر میں نے محترم مولانا قاری سعید الرحمان صاحب سے مدرسہ مسجد اہل حدیث چک بازار راولپنڈی صدر اور محترم قاری اظہار احمد صاحب تھانوی (جو پاکستان کے مشہور اور مستند قاری تھے) سے جامعہ مسجد اہلحدیث چینیاں والی لاہور میں کچھ عرصہ پڑھا۔ پھر محترم قاری تاج محمد صاحب کے مدرسہ میں ہی تجوید کا کورس مکمل کرکے قاری کی سند حاصل کی۔

درس وتدریس

میں نے تدریس کا سلسلہ بھی شروع کردیا اور درج ذیل مقامات پر تدریس کا موقع ملا۔

1) گوٹھ قاضی محمد بخش نزد پڈعیدن ضلع نوابشاہ، سندھ

2) مدرسہ یعقوبیہ بولٹن مارکیٹ نزد جنرل پوسٹ آفس، کراچی

3) مدرسہ زینۃ الفرقان عثمانیہ کالونی بالمقابل عثمانیہ کالج، ناظم آباد، کراچی

4) محمدی مسجد غرباء اہلحدیث برنس روڈ، کراچی

5) مسجد اہل حدیث ڈی بلاک، سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا

6) مسجد اہل حدیث چک بازار، راولپنڈی صدر

7) مسجد اہل حدیث بلاک نمبر 19، سرگودھا

8) مسجد اہل حدیث رام گڑھ، مغل پورہ، لاہور

چند واقعات

ہمارے علاقے کے ایک گاؤں شاہ سید علی میں ''چودھویں'' کے نام کا میلہ ہوتا ہے۔ چاند کی چودھویں کو ہونے کی وجہ سے اس میلہ کو چودھویں کہا جاتا ہے۔ مذہبی لوگ ان دنوں اپنا جلسہ کرتے اور دوسرے لوگ میلہ کی سرگرمیوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ بچپن میں ایک دفعہ میں بھی وہاں جلسہ پر گیا (میری عمر اس وقت آٹھ سال کی ہوگی)۔ جلسہ میں میرے استاد صاحب نے مجھے کرسی پر کھڑا کردیا اور کہا تلاوت کرو۔ میں نے وہاں تلاوت کی۔ یہ کسی مجمع میں میری پہلی تلاوت تھی۔

1960ء سے پہلے کا واقعہ ہے جب میں کراچی میں رہائش پذیر تھا۔ کبھی کبھی میں بھی ریڈیو پاکستان سے متصل مسجد میں نمازیں ادا کرتا تھا۔ وہاں کے امام الصلوٰۃ مولوی صاحب جو کہ حافظ قرآن بھی تھے، مجھے کہنے لگے کہ آپ بھی حافظ قرآن ہیں تو آپ میرے ساتھ منزل کی دہرائی کیا کریں۔ چنانچہ ہم دونوں ایک دوسرے کو قرآن کریم سنا کر دور کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حافظ صاحب کو کسی کام سے حیدر آباد جانا تھا تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں ان کی عدم موجودگی میں نمازیں پڑھاؤں۔ میں نے کچھ دن وہاں نمازیں پڑھائیں تو مسجد کی انتظامیہ نے مجھے کہا کہ آپ ہمیں مستقل برکت بخشیں اور ہماری مسجد کے امام الصلوٰۃ بن جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو تنخواہ بھی پہلے امام الصلوٰۃ سے زیادہ دیں گے۔ لیکن میں نے انکار کردیا کیونکہ میں پسند نہیں کرتا تھا کہ کوئی میری وجہ سے بے روزگار ہو۔

شیخ التفسیر کی بیعت

ایک دفعہ میں اور حاجی سیٹھ محمد یوسف صاحب کراچی سے لاہور آکر شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب کے پاس حاضر ہوئے۔ پہلے ایک وقت تو سیٹھ یوسف صاحب مولانا صاحب کے مرید ہوئے تھے۔ اب ان کی تحریک پر میں مولانا صاحب کی بیعت کے لیے حاضر ہوا۔ نماز فجر کے بعد میں نے بیعت کی درخواست کی۔ اس وقت دو اور افراد بھی موجود تھے انہوں نے بھی درخواست کی کہ ہماری بیعت لی جائے۔ اس پر انہوں نے پوچھا کہ آپ نے پہلے بھی کہیں بیعت کی ہے؟ انہوں نے بتایا، ہاں، تو فرمانے لگے کہ آپ کے لیے وہی بہتر ہے۔

پھر مشرق کی طرف رخ کرکے قعدہ کی صورت بیٹھ کر مجھے کہا کہ آپ بھی دوزانوں قعدہ کی صورت بیٹھ کر میرے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا کر بیٹھیں۔ اس کے بعد تین مرتبہ قدرے اونچی آواز سے ''اللہ اکبر'' کہا۔ پھر مجھ سے بھی اسی طرح اللہ اکبر کہنے کے لئے فرمایا۔ میں نے تعمیل کی اور دل نے حسب سابق جنبش کی تو فرمایا: مبارک ہو، قلب جاری ہوگیا۔ کچھ نصائح کیں اور عملی بیعت مکمل ہوئی۔

میں ایک دفعہ سندھ میں سفر پر تھا، ایک ریلوے سٹیشن پر بیٹھا تھا کہ ایک صاحب تشریف لائے۔ سلام دعا کے بعد مجھے کہنے لگے کہ مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ حافظ قرآن ہیں۔ جب میں نے ہاں میں جواب دیا تو وہ بتانے لگے کہ میں ایک سرکاری افسر تھا، دنیا کے کاموں میں مگن رہتا تھا لیکن اب مجھے دنیاداری سے نفرت سی ہوگئی ہے۔ اب میں بس اللہ اللہ کرتا ہوں اور مجھے قرآن کریم سننے کا بہت شوق ہے۔ اگر آپ مہربانی کرکے مجھے کچھ قرآن کریم سنائیں۔ چنانچہ میں اس کے ساتھ ہولیا اور ایک قریبی مسجد میں جہاں اور کوئی نہ تھا بیٹھ کر قرآن کریم کا ایک رکوع سنایا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور کہا کہ کچھ اور سنائیں، ابھی تشنگی ہے۔ میں نے پھر سنایا۔ اس نے پھر کہا ابھی دل نہیں بھرا اور سنائیں۔ چنانچہ میں نے مزید کچھ حصہ کی تلاوت کی۔ اس کے بعد وہ کہنے لگا کہ آپ تھوڑی دیر تشریف رکھیں، میں ابھی آتا ہوں۔ اس کا گھر شاید قریب ہی تھا۔ وہ کچھ دیر بعد جوار کی روٹی جو گھی میں تلی ہوئی تھی اور ساتھ فرائی مچھلی لے کر آیا اور کہا آپ یہ تناول فرمائیں۔ میں چونکہ تھل (ریگستان) کے علاقے کا رہنے والا تھا، اس سے پہلے مجھے کبھی مچھلی کھانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ میں تو مچھلی نہیں کھاتا۔ انہوں نے کہا چکھ کر دیکھیں انشاء اللہ آپ کو پسند آئے گی اور آپ آئندہ بھی کھایا کریں گے۔ میں نے وہ جوار کی روٹی اور فرائی مچھلی کھائی جس کا ذائقہ بہت اچھا تھا۔ میں آج تک اس کی لذت نہیں بھولا۔

خاکسار قبول احمدیت سے پہلے بھی بدعات پر عمل نہیں کرتا تھا اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی کی کوشش کرتا۔

غالباً 56-1955ء کی بات ہے کہ ٹنڈو جان محمد کی جامع مسجد میں مجھے رمضان المبارک میں تراویح میں قرآن کریم سنانے کی سعادت ملی۔ اس دوران ایک دن کسی معزز آدمی کا انتقال ہوگیا۔ ان کا حلقہ احباب کافی وسیع تھا۔ جامع مسجد کے خطیب کو کسی وجہ سے فارغ کردیا گیا تھا جس وجہ سے اُن دنوں خاکسار ہی وہاں پنجگانہ نمازوں کی امامت کروارہا تھا۔ وہاں موجود سرکردہ افراد نے اصرار کیا کہ میں ہی جنازہ پڑھاؤں۔ میں نماز جنازہ اس وجہ سے نہیں پڑھانا چاہتا تھا کہ میری عمر چھوٹی ہے۔ میں نے انہیں بہت سمجھایا کہ ایک تو میں نے اس سے پہلے کبھی نماز جنازہ نہیں پڑھائی اور دوسرے عمر کے لحاظ سے میں ابھی نوجوان ہی ہوں۔ اس لیے کوئی بزرگ جنازہ پڑھا دے۔ بہرحال ان کے اصرار پر میں نے جنازہ پڑھا دیا۔ جنازہ پڑھانے کے بعد میں نے دیکھا کہ لوگ کھڑے ہیں، تو میں سمجھ گیا کہ یہ کچھ مزید دعا کے خواہاں ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ جنازہ ہوچکا ہے، یہی دعا ہے اس لیے جنازہ اٹھائیں مزید کسی دعا کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ جنازہ اٹھایا گیا اور تدفین ہوگئی۔

اس جنازہ میں تین فرقوں کے لوگوں نے

شمولیت کی تھی۔ دیو بندی، بریلوی اور اہل حدیث۔ شاید شیعہ بھی ہوں۔ اہل حدیث میرے اس فعل سے بہت خوش تھے کہ ایک آدمی تو ایسا آیا جس نے ٹھیک ٹھیک مسئلہ پر نہ صرف عمل کیا بلکہ برملا کہہ بھی دیا لیکن بریلوی حضرات کے بارہ میں معلوم ہوا کہ وہ بہت ناراض و مشتعل ہیں۔ چنانچہ میرے خلاف باتیں شروع ہوگئیں۔ بریلویوں کے ایک مولوی صاحب نے مجھے چائے پر بلایا اور مجھ سے اپنے علاقے اور عقائد کے بارہ میں کچھ سوال کئے۔ میرے جوابوں سے انہوں نے اندازہ لگالیا کہ میں پکا دیو بندی ہوں۔ میرے بارہ میں مزید یقین کرنے کے لئے وہاں میری موجودگی میں محفل میلاد بھی منعقد کی گئی۔ کسی میلاد میں شامل ہونے کا میرا پہلا موقع تھا۔ میں نے ان کا سارا سلسلہ دیکھا۔ مگر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ اس وجہ سے وہاں فضا بہت خراب ہوگئی۔ مجھے کچھ دوستوں نے بتایا کہ آپ کے اٹھ کر چلے جانے سے آپ کی بہت مخالفت ہوگئی ہے۔ شاید آپ کو تراویح بھی چھوڑ کر جانا پڑے۔

اس دوران میں کچھ بیمار ہو گیا اور تراویح پڑھانے کے قابل نہ رہا تو میں نے کہا کہ میں بیٹھ کر پڑھاتا ہوں اور تم کھڑے ہو کر پڑھ لو۔ میری یہ بات بھی انہوں نے مان لی۔ لیکن پھر میں نے وہاں سے جانے کا ہی ارادہ کرلیا اور چلا گیا۔ خیال تھا کہ کسی دوسری جگہ قرآن کریم کا باقی حصہ سنانے کا موقع مل جائے تو بہتر ہے۔ چنانچہ میں نے ایک جگہ کا جائزہ لیا اور دیکھا کہ یہاں کوئی ایسی صورت نہیں ہوسکتی تو دوسری گاڑی سے اس سے آگے جانے کا ارادہ کیا۔ ٹکٹ کے حصول میں کچھ دیر ہوگئی کہ دو تین احباب ٹنڈو جان محمد کے وہاں آگئے اور انہوں نے بڑی عاجزی سے منت سماجت کی۔ انہوں نے کہا ہمارا کوئی قصور نہیں ہم سب لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپ نہ صرف رمضان بلکہ بعد میں بھی ہمارے پاس رہیں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور پھر وہاں پر بہت اچھا وقت گزرا۔ اس مسجد کے متولی مکرم محمد رمضان صاحب سندھی جو نیوز ایجنٹ تھے۔ بہت اچھے انسان تھے۔ انہوں نے میرا ہر طرح خیال رکھا۔

اس علاقے کا ایک اور واقعہ ہے کہ وہاں یہ رواج تھا کہ فرض نمازوں کے بعد امام الصلوٰۃ ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ دعا کرواتے، ہر بار دعا کر کے منہ پر ہاتھ پھیرتے اور اس طرح نماز کا اختتام کرتے۔ مجھے بھی کہا گیا کہ دعا کروائیں۔ کچھ دن تو میں نے بھی ویسے ہی کیا۔ لیکن بعد میں ان کو سمجھانے کے لئے میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ پہلی دعا ہی اتنی لمبی کروائی کہ وہ لوگ تھک گئے۔ جب پہلی دعا مکمل ہوئی تو کچھ لوگ جانے کے لئے اٹھے۔ میں نے کہا ابھی ٹھہریں، دو مرتبہ دعا کرنا ابھی باقی ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ ایک بار ہی کافی ہے۔ میں نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ دعا کو مذاق نہ بنایا جائے نہ ہی بار بار اس طرح کیا جائے کہ اس کا تقدس پامال ہو جائے۔ اس کے بعد ان کی بار بار ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کی عادت ختم ہوگئی۔

چوآسیدن شاہ (چکوال)

چوآسیدن شاہ (چکوال) میں ایک آفیسر (Coal mines) میرے واقف کار دوست تھے جن کے پاس ایک بار جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کے مقامی ملازمین کے ذریعے کسی سرکردہ آدمی کو پتہ چلا کہ ان کے پاس کوئی قاری صاحب آئے ہیں اور ان کے پاس رہ رہے ہیں۔ اس کے بعد تین چار افراد وہاں آئے اور مطالبہ کیا کہ آپ کے پاس جو قاری صاحب آئے ہیں وہ ہماری جامع مسجد میں نماز تراویح پڑھائیں۔ میرے ان دوست نے ان کی خواہش کا ذکر کرتے ہوئے مجھے کہا تو میں نے نماز تراویح پڑھانے کے لیے آمادگی ظاہر کردی۔

بعد ازاں رمضان شروع ہونے سے ایک دن پہلے وہ دوبارہ آئے اور یہ پوچھنے لگے کہ آپ دیو بندی ہیں یا بریلوی؟

میں نے سوچا اب معاملہ خراب ہے، یہ لوگ تو اپنی رسموں اور بدعات کی وجہ سے پوچھ رہے ہیں۔ لیکن اب انکار کا بھی وقت نہ تھا کہ کسی اور جگہ جاسکوں۔ اس مسئلہ کا میں نے یہ حل کیا کہ میں تو مسلمان ہوں۔ رہا دیو بندی یا بریلوی کا سوال۔ دیوبند اور بریلی کے شہر تو ہندوستان میں ہیں۔ میں تو تھل حیدرآباد کا رہنے والا ہوں اور لاہور سے آگے نہیں گیا۔

پھر جب میں نے حسب معمول تراویح پڑھانی شروع کردیں، کچھ دنوں کے بعد وہاں کے کچھ لوگ جو اپنے طریق کے مطابق مجھ سے چاہتے تھے کہ میں بھی وہ رسمیں اختیار کروں تو میں نے ان کی رسموں سے حکمت عملی سے بچنے کی کوشش کی۔ میں نے ان سے کہا کہ جو آپ مجھے کہہ رہے ہیں مجھے اس کے بارے میں کسی عربی کتاب کا حوالہ دیں۔ میں نے کہا کہ کسی عربی کتاب کے حوالے سے ان کے طریق و عمل کا ثبوت اگر ملے گا تو میں کروں گا۔ چنانچہ وہ کوئی ایسا ثبوت پیش نہ کر سکے اور میں اللہ کے فضل سے نامناسب رسوم اور بدعات کے عمل سے بچ گیا۔

زندگی کا رخ موڑنے والا

ایک اہم واقعہ

میرے ساتھ نوجوانی کی عمر میں ایک ایسا اہم واقعہ پیش آیا جس نے میری زندگی کا رُخ مکمل طور پر تبدیل کر دیا۔ یہ 1957ء کا واقعہ ہے جب میں کراچی میں تھا۔ وہاں بعض اہل علم دوستوں کے ساتھ میرا اُٹھنا بیٹھنا تھا۔ میں اکثر ان کے پاس چلا جاتا، وہاں پر اخبار کا مطالعہ کرتا اور کچھ علماء کے ساتھ مجلس بھی رہتی تھی۔ ایک دن میں وہاں بیٹھ کر اخبار پڑھ رہا تھا کہ ایک دوست جن کے زیر مطالعہ حضرت مسیح موعود کی کوئی کتاب تھی کہنے لگے: یار کمال ہے، میں نے کہا۔ بھائی کیا کمال ہے۔ کہنے لگے کہ ہمارے علماء کرام مختلف آیات کے ناسخ منسوخ کا عقیدہ رکھتے ہیں جبکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ قرآن کریم کا ایک شعشہ تک بھی منسوخ نہیں۔

یہ سن کر میرا دھیان فوراً اس طرف مبذول ہوا کہ جس طرح بعض دوسرے لوگ غلط باتیں کسی مسلک اہل حدیث سے منسوب کرتے ہیں کہ بعینہٖ احمدیوں کے بارہ میں بھی لوگ خلاف واقعہ یا غلط بیانی سے کام لیتے ہوں۔ چنانچہ ضروری ہے کہ ان کے بارہ میں بھی تحقیق کی جائے کہ آیا یہ سچے ہیں یا جھوٹے؟ ہم یونہی سنی سنائی باتوں کی وجہ سے گناہ گار ہو جائیں اور سچائی کو ماننے سے محروم رہ جائیں۔

جماعت احمدیہ کا تعارف

یہ وہ واقعہ تھا جس نے میرے دل و دماغ میں نئی روشنی کی کرن جگادی۔ میری توجہ جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود کی طرف مبذول ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے غلاموں میں شامل کرنا تھا۔ سو اس کا انتظام اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا کہ جس جگہ کچھ اہل علم دوستوں کا دفتر تھا اسی عمارت کے دیگر فلیٹس میں اوپر اور نیچے احمدیوں کی رہائش تھی لیکن اُن کے ساتھ میری واقفیت نہ تھی۔

ایک دن میں احمدیت کے بارہ میں تعارف حاصل کرنے کے لئے احمدیہ ہال میں نماز کے بعد چلا گیا جہاں میری ملاقات احمدی احباب سے ہوئی۔ میں نے نماز کے بعد مجلس میں بیٹھے ہوئے احباب سے مخاطب ہو کر عرض کی کہ خاکسار اختلافی مسائل کے بارہ میں کچھ معلومات چاہتا ہے اس بارہ میں میری راہنمائی کی جائے۔ وہاں بیٹھے دوستوں نے ایک دوست کی طرف اشارہ کیا جو غالباً سیکرٹری اصلاح وارشاد تھے۔ خاکسار تو اس وقت عہدوں کی اصطلاحات سے ناواقف تھا۔ بہرحال وہ دوست مجھے احمدیہ ہال سے شمال کی جانب بندروڈ کی طرف اپنے گھر لے گئے اور مجھے کچھ کتب پڑھنے کے لیے دیں۔ میں نے وہ کتب مطالعہ کیں اور پھر انہی مولوی صاحب کو بھی دکھائیں کہ یہ تو عین سچائی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ آپ بہت شریف انسان ہیں آپ کو نہیں معلوم اس لئے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ مرزا صاحب کی چھوٹی کتابوں میں جو عقائد درج ہیں وہ اسلام کے مطابق ہیں۔ یہ وہ کتب ہیں جو انہوں نے شروع زمانے میں تحریر کی تھیں (کیونکہ وہ ایک مسلمان گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے)۔ لیکن بڑی کتب جو بعد میں تحریر کی گئی ہیں ان میں مرزا صاحب نے جھوٹے اور باطل خیالات اور عقائد لکھے ہیں (نعوذ باللہ)۔

اس کے بعد میں عبدالحکیم ضلع ملتان (حال خانیوال) میں علم تجوید پڑھنے کے لیے مدرسہ میں داخل ہوا تو وہاں یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ یہاں میری رہائش مسجد اہل حدیث سے ملحقہ ایک کمرہ میں تھی کیونکہ وہاں مجھے اہل حدیث امام الصلوٰۃ کے پیچھے نماز پڑھنے کی سہولت میسر تھی۔ حسن اتفاق دیکھئے کہ وہاں میری ملاقات ایک ایسے اہل حدیث دوست سے ہوئی جو احمدی عقائد کو جانتے بھی تھے اور بیان بھی کرتے رہتے تھے کیونکہ ان کے والد احمدی تھے۔ ان کے ساتھ گاہے بگاہے جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں بات ہوتی رہتی تھی۔ یوں مجھے بھی جماعت احمدیہ کے بارہ میں معلومات حاصل ہوتی رہیں لیکن اس وقت نہ تو کسی احمدی سے ملنے کا موقع ملا، نہ ہی میری توجہ اس طرف گئی کہ کسی احمدی سے ملنا چاہئے۔

کچھ عرصہ کے بعد مجھے لاہور سے سرگودھا جانے کا اتفاق ہوا۔ میں طارق ٹرانسپورٹ کی ایک بس میں سوار ہوا (غالباً وہ کسی احمدی کی بس تھی)۔ جب وہ بس ربوہ اڈہ پر پہنچی تو ڈرائیور نے مسافروں سے کہا کہ ہمارے ایک بزرگ وفات پا گئے ہیں۔ ہم آگے نہیں جائیں گے، اس لیے آپ اپنا اپنا کرایہ لے لیں اور کسی اور بس پر سوار ہو جائیں اور اگر کسی نے ٹھہرنا ہو تو وہ سامنے دارالضیافت ہے وہاں رات ٹھہر جائے۔ اس وقت دارالضیافت بیت مبارک کے احاطہ کے گیٹ کے ساتھ کوارٹر میں تھا۔ یہ مغرب کا وقت تھا، باقی مسافر تو کرایہ لے کر دوسری بسوں میں سوار ہو کر چلے گئے جبکہ میں نے سوچا چلو آج بہتر موقع ہے، احمدیوں کو قریب سے دیکھا جائے اور کچھ مسائل کا بھی علم ہو جائے گا۔

چنانچہ میں دارالضیافت آ گیا۔ وہاں لوگوں کی باہمی گفتگو سے پتہ چلا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی وفات ہوئی ہے جس کی وجہ سے پاکستان بھر سے احمدی ربوہ آرہے ہیں۔ میں نے بیت مبارک جا کر اپنی الگ نماز ادا کی اور پھر رات رُکنے کے لیے دارالضیافت چلا آیا۔ میں نے رات بھر کچھ نہ کھایا۔ میری کسی کے ساتھ واقفیت نہ تھی اور کراہت بھی تھی اس لیے چارپائی پر لیٹا رہا۔ رات بھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بارہ میں آنے والے مہمانوں کی باتیں سنتا رہا۔

صبح اٹھ کر میں نے فجر کی نماز پھر بیت مبارک میں ادا کی۔ نماز فجر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی لیکن میں نے چونکہ اپنی الگ نماز ادا کرنا تھی اس لیے میں نے یہ وقت وضو کرتے ہوئے گزارا۔ وہاں ٹوٹی کو دھو کر پانی بھی پیا۔ جب نماز ہو چکی تو میں نے اپنی نماز الگ سے پڑھی اور دارالضیافت واپس آ کر اپنا بیگ لیا۔ جب میں جانے کے لیے نکلنے لگا تو کارکنوں نے اصرار کیا کہ آپ نے رات کو بھی کھانا نہیں کھایا اور اب بھی بغیر ناشتہ کیے جا رہے ہیں۔ ہم تو آپ کو ایسے نہیں جانے دیں گے، آپ ناشتہ کر کے ہی جائیں۔ میں نے بہانہ بنایا اور کہا کہ مجھے جلدی ہے اور بھوک بھی نہیں ہے۔ میں نے یہ کہہ تو دیا لیکن میرے دل میں یہ خیال بیٹھ گیا کہ یہ لوگ بہت اچھے ہیں۔ اس دن سے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں مزید تحقیق ضرور کرنی چاہئے۔

خوابوں کے ذریعے راہنمائی

میں ربوہ سے واپس چل دیا اور جامع مسجد اہل حدیث سرگودھا جہاں میں پڑھاتا تھا وہاں پہنچا۔ وہاں مجھے دعائیں کرنے کا موقع ملا۔ اس کے نتیجہ میں مجھے خواب دکھائے گئے۔ سورۃ الاعراف کی

آخری آیت مجھے خواب میں دکھائی گئی اور زبان پر بھی جاری ہوئی:

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو تیرے رب کے حضور حاضر رہتے ہیں، اس کی عبادت میں تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

جب میں ٹنڈو جان محمد میں تھا، وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے خوابوں کے ذریعہ احمدیت کی طرف میری راہنمائی فرمائی۔ میں نے دو خواب دیکھے۔ ایک میں تو......زیارت ہوئی۔

ایک اور خواب میں یہ عربی الفاظ سنے:

اِسۡمَعُوا صَوتَ السَّمَآءِ جَآءَ المَسِیحُ

اس وقت تو ان الفاظ سے میرا دھیان احمدیت کی طرف نہ گیا لیکن احمدی ہونے کے بعد یہ یاد آیا کہ وہ خواب پورے ہوئے ہیں۔

جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کا ارادہ

ربوہ میں اتفاقیہ طور پر ایک رات کے قیام نے میرے دل و دماغ پر گہرا اثر کیا۔ چونکہ براہ راست میرا کسی احمدی دوست سے رابطہ نہ تھا جس سے مزید تبادلہ خیال کرتا۔ اس لئے ایک مرتبہ جامع مسجد سرگودھا جہاں پر میں تدریس کے شعبہ سے منسلک تھا، ایک محفل میں موجود لوگوں سے خود ہی جماعت احمدیہ کے متعلق بات شروع کی اور معلوم کرنا چاہا کہ جماعت احمدیہ کا کوئی جلسہ یا عرس ہوتا ہے۔ وہاں موجود غیر احمدی دوستوں میں سے کسی نے بتایا کہ ہر سال دسمبر کے آخری ایام میں عموماً 26، 27 اور 28 کو جلسہ ہوتا ہے۔ اس میں تقاریر اور پروگرام ہوتے ہیں تو میں نے اپنے ذہن میں پروگرام بنایا کہ دسمبر کی ان تاریخوں میں ربوہ جاؤں گا اور جلسہ دیکھوں اور سنوں گا۔ جب یہ تاریخیں قریب آگئیں تو میں نے اپنے ذہن میں جلسہ پر جانے کا پختہ پروگرام بنالیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ انہیں دنوں میں اس وقت کے امیر جماعت اہل حدیث محترم سید داؤد احمد صاحب غزنوی فوت ہو گئے اور وہاں کے خطیب مولوی محمد اسحاق صاحب مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ میں نے امیر صاحب کے جنازہ پر جانا ہے اور نئے امیر کا انتخاب بھی ہونا ہے اس لیے میں چند روز کے لیے لاہور جا رہا ہوں اور آپ اس عرصہ میں تدریس کے علاوہ امام الصلوٰۃ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہیں۔ چونکہ موقع ایسا تھا کہ اس میں میں مزید کوئی عذر پیش نہیں کرسکتا تھا مجبوراً مجھے رہنا پڑا اور میں جلسہ میں شامل نہ ہوسکا لیکن طبیعت پر بہت اثر تھا کہ میں جلسہ پر نہیں جاسکا۔

چنانچہ ردعمل کے طور پر میں نے ارادہ کرلیا کہ یہاں سے استعفیٰ دے کر کسی اور جگہ خدمت کرلوں جہاں کبھی مجھے عارضی طور پر بھی نماز نہ پڑھانی پڑے۔ اس لیے میں نے وہاں کی انتظامیہ کے سامنے تین شرائط رکھیں۔ (1) میری تنخواہ بڑھائی جائے۔ (2) میں جب بھی کہیں جاؤں گا تو عدم موجودگی کی صرف اطلاع کروں گا چھٹی کی درخواست نہیں کروں گا۔ (3) میں صرف تدریس کے فرائض سرانجام دوں گا اور نمازوں کی امامت نہیں کروں گا۔

انہوں نے میری پہلی دو شرطیں مان لیں لیکن تیسری اور آخری شرط کیلئے حوالہ دیا کہ حدیث شریف میں ہے کہ امامت کے لئے زیادہ موزوں وہ ہے کہ جسے قرآن کریم زیادہ حفظ ہو اور اچھا پڑھتا ہو، اس پر عمل کرتے ہوئے آپ حافظ ہیں، قاری بھی ہیں اور آواز بھی اچھی ہے لہٰذا درخواست ہے کہ اس حدیث پر عمل کیا جائے۔ میں نے معذرت چاہی اور کہا کہ آپ میرا استعفیٰ ہی قبول کرلیں۔ چنانچہ میں وہاں سے استعفیٰ دے کر لاہور میں ایک جگہ رام گڑھ مغل پورہ چلا گیا۔

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو خط

خاکسار سرگودھا سے فارغ ہوکر لاہور میں رام گڑھ مغل پورہ کے قریب پڑھانے لگا۔ چونکہ مجھے جماعت احمدیہ سے رابطہ کا کسی قسم کا علم نہ تھا اس لیے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو تحقیق کی غرض سے خط لکھا کہ میں جماعت کے متعلق عقائد کی معلومات چاہتا ہوں، میری راہنمائی کی جائے۔ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مجھے جواب موصول ہوا کہ آپ ہمارے مربی صاحب سے دلی دروازہ والی بیت میں مل لیں اور ان سے رابطہ کریں۔ خاکسار نے دلی دروازہ کی بیت تلاش کرنا شروع کردی۔ معروف راستوں پر موجود بیوت کا جائزہ لیا تو بیت احمدیہ مجھے دکھائی نہ دی۔ میں نے پھر خط لکھا کہ میں یہاں اجنبی ہوں اور لاہور کے ان علاقوں اور راستوں کو نہیں جانتا۔ مجھے یہ بتائیں کہ بیت احمدیہ اندرون دلی دروازہ میں ہے کہ بیرون دلی دروازہ میں؟ اور ساتھ کسی مشہور گلی یا سڑک کا بھی لکھیں۔ نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مجھے جواب آیا کہ بیت احمدیہ بیرون دلی دروازہ کے شاہ محمد غوث صاحب کے مزار کے قریب واقع ہے۔ بالآخر میں نے بیت تلاش کرلی۔

اس خط کے چند دن بعد میں مدرسہ کی مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک اجنبی مسجد میں داخل ہوا، اس کی وضع قطع سے میں نے اندازہ کرلیا کہ یہ احمدی دوست ہیں (وہ اجنبی مکرم مبارک احمد جمیل صاحب تھے)۔ وہ میرے پاس آئے اور میرا نام پوچھا۔ اس کے بعد وہ خطوط جو میں نے ربوہ لکھے تھے وہ دکھائے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ آپ کے تحریر کردہ خطوط ہیں؟ تو میں نے کہا: جی ہاں میرے ہیں اور میں نے ہی لکھے تھے۔ اُس وقت میں نے مدرسہ میں چھٹی کردی۔ پھر اُن سے بات چیت ہوتی رہی۔ اس کے بعد وہ میرے پاس گاہے بگاہے آکر ملنے لگے۔

وہاں مربی صاحب بھی میرے پاس آنے جانے لگے اور یوں احمدیت کے بارہ میں گفتگو آگے بڑھنے لگی۔ (اُس وقت وہاں مکرم شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل مربی سلسلہ تھے) جب اہل حدیث دوستوں کو پتہ چل گیا کہ جماعت احمدیہ کے مربی میرے پاس آتے جاتے ہیں۔ ان کے اصرار پر صداقت مسیح موعود پر ایک مباحثہ بھی ہوا۔

زیارت مرکز اور احمدی بزرگان سے ملاقات

جب ایک بار مباحثہ ہوچکا اور مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ دوبارہ مباحثہ کروانا خطرہ سے خالی نہ ہوگا تو میں سوچا کہ اب مزید تحقیق کی غرض سے اور زیارت مرکز کے لیے ربوہ جانا چاہئے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی میں نے مدرسہ سے استعفیٰ دے دیا اور محترم مربی صاحب سے کہا کہ میں ربوہ جانا چاہتا ہوں تاکہ اپنے دل کی مزید تسلی کرلوں۔

میں نے مدرسہ سے فراغت حاصل کرلی تھی۔ محترم مربی صاحب کے ساتھ بغرض زیارت و تحقیق ربوہ چلا آیا۔ ربوہ میں مختلف بزرگان سلسلہ سے میری ملاقات ہوئی جن میں خاص طور پر حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری، حضرت قاضی محمد نذیر صاحب اور بعض دیگر بزرگان بھی شامل ہیں۔

بیعت

یہ 1964ء کا واقعہ ہے کہ لاہور میں تعینات مربی صاحبان نے میری تسلی اور تحقیق کے لیے یہ مشورہ دیا کہ آپ پھر ربوہ جائیں اور وہاں ہفتہ عشرہ قیام کر کے مزید تحقیق کریں۔ اس غرض کے لیے میں ربوہ آیا اور نظارت اصلاح وارشاد کے دفتر میں وہ خط پیش کیا تو انہوں نے چٹھی پر لکھ دیا کہ قاری صاحب اہل حدیث ہیں ایک رات ٹھہریں گے ان کا انتظام کیا جائے۔ میں نے سوچا کہ ایک رات میں کیا کرنا ہے اس لیے میں واپس اپنے گھر واقع چاہ بَلیا نوالہ، حیدر آباد تھل تحصیل بھکر ضلع میانوالی چلا گیا۔ پھر بھکر سے میں راولپنڈی، مری، مظفر آباد اور بالاکوٹ کی سیر کرنے چلا گیا۔ سیر کر کے جب میں واپس گھر پہنچا تو مکرم مربی صاحب کو لکھا کہ اس طرح یہ واقعہ پیش آیا ہے کہ ایک رات کے قیام کے انتظام کیلئے لکھا گیا تھا۔

مکرم مبارک احمد جمیل صاحب مربی سلسلہ نے کہا کہ آپ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر ربوہ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ میں نے جواباً لکھا کہ اس موقع پر تو میں نہیں آسکتا تو انہوں نے کہا کہ پھر آپ انصاراللہ کے اجتماع پر تشریف لائیں تو میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ میں اس موقع پر ربوہ آگیا اور انصار اللہ کے اجتماع پر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) مربی سلسلہ لاہور کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ میں نے اجتماع کے پہلے دن کے سارے پروگرام دیکھے۔ غالباً اجتماع کے دوسرے یا تیسرے دن میں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میری بیعت کروا دیں۔ چنانچہ دفتر اصلاح وارشاد مرکزیہ میں گئے اور بیعت فارم پُر کر کے میں احمدیت کے نور سے منور ہوگیا۔

(محترم قاری محمد عاشق صاحب کے مکمل تفصیلی حالات ایک کتابچہ میں شائع ہوچکے ہیں۔)

فر فر بولنے لگ گیا

مکرم نذیر احمد سندھو صاحب ایڈووکیٹ بوریوالہ تحریر کرتے ہیں کہ:

اپریل 1980ء میں صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے حکم پر دعوت الی اللہ کا ایک پروگرام میرے آبائی گاؤں چک L-11\30 میں منعقد ہوا۔ مکرم چوہدری نذیر احمد باجوہ صاحب امیر ضلع ساہیوال و صدر مقامی اس تقریب کے میزبان تھے۔ علاقے کے معززین مدعو تھے۔ بوریوالہ میں میرے ایک صاحب ثروت اور باا ثر دوست ملک نذیر حسین صاحب لنگڑیال (مرحوم) کے میزبان فیملی سے پہلے سے گہرے مراسم تھے۔ میں بھی ملک صاحب کو ساتھ لے کر تقریب میں شامل ہوا۔ حضرت میاں صاحب سے میری ایک محبت بھری ملاقات اسی گاؤں میں ہوئی۔ دعوت الی اللہ کے پروگرام میں معمول کے مطابق خطاب اور سوال و جواب کی بھرپور مجلس ہوئی اپنے خطاب کے آخر میں آپ نے حق و صداقت میں رہنمائی کے لئے دعا کرنے کی تحریک کی۔

بعد تقریب باجوہ صاحب نے ملک صاحب کا تعارف حضرت میاں صاحب سے کرایا۔ میری موجودگی میں ملک صاحب نے اپنی مقامی بولی میں بڑی چاہت سے پوچھا:

”میاں صاحب! دعاواں قبول وی تھیندیاں نیں“

یعنی کیا دعائیں واقعی قبول ہوتی ہیں؟

آپ نے فلسفہ دعا پر روشنی ڈالی اور ملک صاحب کی درخواست پر ان کے لئے دعا کرنے کا وعدہ کرلیا۔

آپ کو اطلاع دی گئی کہ ملک صاحب کا بیٹا صفدر حسین جوان ہو چکا ہے۔ ہائی سکول کی بڑی جماعت میں پڑھتا ہے مگر سخت لکنت کی وجہ سے کسی سے بات بھی نہیں کرسکتا۔ ہر جگہ سے دعائیں اور دوائیں لی ہیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔

خبر پاتے ہی آپ نے دعا جاری رکھنے کی حامی بھری نیز ایک مخصوص ہومیو دوا کھلانے کی تحریک فرمائی۔ ادھر ملک صاحب نے بازار سے دوا منگوالی ادھر سکول ٹیچر مبارک باد کہنے گھر پہنچ گیا کہ آج ملک صفدر حسین ماشاء اللہ فر فر بول رہا ہے۔ الحمدللہ کہ بوریوالہ میں قبولیت دعا کا یہ نشان زندہ موجود ہے جو شفا بدوں دوا کا مظہر بھی ہے۔

اس واقعہ کے چند سال بعد تک ملک صاحب حیات رہے مگر بوجوہ قبول احمدیت کا اعلان نہ کر سکے مگر تادم آخر تسلیم کرتے رہے کہ

دعاواں قبول وی تھیندیاں نیں

(الفضل سیدنا طاہر نمبر 27 دسمبر 2003ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندراندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123188 میں Hademive Sherif Kaba

ولد Mamadou Kaba قوم...... پیشہ مشنری عمر 24 سال بیعت 2008ء ساکن Conakry ضلع و ملک Guinea بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ Guinean Franc ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hademive Sherif Kaba گواہ شد نمبر 1۔ Tahir M Abad S/o M.Sidique گواہ شد نمبر 2۔ Mamadou Marega S/o Gazali Marega

مسل نمبر 123189 میں سیسے نذیراحمد سعید

ولدالحاج سعید احمد قوم...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Frank Cena ضلع و ملک Mali بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25 ستمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 13 ہزار 112 Cfa Franc ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سیسے نذیراحمد سعید گواہ شد نمبر 1۔ محمود ناصر ثاقب ولد غلام محمد گواہ شد نمبر 2۔ ظفراحمد بٹ ولد محمد حنیف بٹ

مسل نمبر 123190 میں Maiga Lassina

ولد Maiga Seydou قوم.... پیشہ کمپیوٹر عمر 28 سال بیعت 2000ء ساکن Frank Sena ضلع و ملک Mali بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) گائے چار (2) پلاٹ اس وقت مجھے مبلغ 2 لاکھ Cfa Franc Becao ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Maiga Lassina گواہ شد نمبر 1۔ محمود ناصر ثاقب ولد غلام محمد گواہ شد نمبر 2۔ ظفراحمد بٹ ولد محمد حنیف بٹ

مسل نمبر 123191 میں Bakary Traore

ولد Mory Traore قوم.... پیشہ انجینئرنگ عمر 42 سال بیعت 1996ء ساکن Mali ضلع و ملک Mali بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) دو پلاٹ 20*15 میٹر (2) دو پلاٹ (3) ایک پلاٹ (2) گاڑی Marcedez (5) موٹرسائیکل اس وقت مجھے مبلغ 55 ہزار Cfa Franc Bceao ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Bakary Traore گواہ شد نمبر 1۔ محمود ناصر ثاقب ولد غلام محمد گواہ شد نمبر 2۔ ظفراحمد ولد محمد حنیف بٹ

مسل نمبر 123192 میں محمد صہیب اسد

ولد لئیق احمد مشتاق قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Suriname ضلع و ملک Suriname بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10 اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 100 Suriname Guilder ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد صہیب اسد گواہ شد نمبر 1۔ لئیق احمد مشتاق ولد شیخ مظفر احمد گواہ شد نمبر 2۔ شمشیر علی شیخ علی بخش ولد نصیرالدین مرحوم

مسل نمبر 123193 میں لئیق احمد

ولد لیاقت علی قوم سندھوجٹ پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kot Radha Kishan ضلع و ملک Kasur Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) موٹرسائیکل Honda70 20 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ لئیق احمد گواہ شد نمبر 1۔ افتخار احمد نعیم ولد چوہدری عبدالطیف اٹھوال گواہ شد نمبر 2۔ سیف الرحمٰن ولد انوار احمد

مسل نمبر 123194 میں عمر حسن

ولد یونس علی قوم سندھوجٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kot Radha Kishan ضلع و ملک Kasur Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عمر حسن گواہ شد نمبر 1۔ افتخار احمد نعیم ولد چوہدری عبدالطیف اٹھوال گواہ شد نمبر 2۔ سیف الرحمٰن ولد نوراحمد

مسل نمبر 123195 میں تحسین یونس

بنت یونس علی قوم سندھوجٹ پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kot Radha Kishan ضلع و ملک Kasur,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ تحسین یونس گواہ شد نمبر 1۔ افتخار احمد نعیم ولد چوہدری عبدالطیف اٹھوال گواہ شد نمبر 2۔ لئیق احمد ولد لیاقت علی

مسل نمبر 123196 میں دانیہ رفعت

بنت محمد طفیل قوم سندھوجٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kot Radha Kishan ضلع و ملک Kasur,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ دانیہ رفعت گواہ شد نمبر 1۔ افتخار احمد نعیم ولد چوہدری عبدالطیف گواہ شد نمبر 2۔ سیف الرحمٰن ولد نوراحمد

مسل نمبر 123197 میں زہرہ بتول

ولد عبدالمنان قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kot Radha Kishan ضلع و ملک Kasur,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 1 لاکھ روپے (2) زیور 1.5 تولہ 70 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زہرہ بتول گواہ شد نمبر 1۔ افتخار احمد نعیم ولد چوہدری عبدالطیف گواہ شد نمبر 2۔ سیف الرحمٰن ولد نوراحمد

مسل نمبر 123198 میں اعجاز احمد

ولد چوہدری لیاقت علی قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 2 ضلع و ملک قصور Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13 دسمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار روپے ماہوار بصور Agricul مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اعجاز احمد گواہ شد نمبر 1۔ ڈاکٹر منیر احمد ولد حکیم الٰہی بخش گواہ شد نمبر 2۔ تنویر احمد سیال ولد حمید اللہ سیال

مسل نمبر 123199 میں چوہدری سعید احمد سیال

ولد چوہدری الحمید سیال قوم سیال پیشہ زراعت عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Qutba Jor ضلع و ملک Kasur Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زرعی زمین 14Acr پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ ...... ماہوار بصورت ...... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ چوہدری سعید احمد سیال گواہ شد نمبر 1۔ بابر شہباز ولد رانا محمد اکرم گواہ شد نمبر 2۔ محمد سلیم شاھد ولد چوہدری باغ علی

مسل نمبر 123200 میں حافظ ملک عطاء الرحیم

ولد ملک نصیر احمد کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/7 دارالصدر غربی لطیف ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 ستمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ۔ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حافظ ملک عطاء الرحیم گواہ شد نمبر 1۔ ملک نصیر احمد کھوکھر ولد ملک رحمت خاں کھوکھر گواہ شد نمبر 2۔ ہمایوں احمد ولد ملک نصیر احمد کھوکھر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عطاء الرقیب منور صاحب مربی ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے نورالدین نے 6 سال 9 ماہ کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ موصوف کی تقریب آمین مرید کے میں 6 مئی 2016ء کو منعقد ہوئی۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے موصوف سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزم نورالدین مکرم صوفی بشیر احمد صاحب آف امیر پارک گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم مختار احمد صاحب آف گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم منیر احمد بھٹی صاحب معلم سلسلہ نبی سرروڈ ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

نبی سرروڈ ضلع عمرکوٹ کے درج ذیل 3 بچوں کے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے پر ان کی تقاریب آمین منعقد کی گئیں۔ صبیحہ طارق بنت مکرم رحمت اللہ طارق صاحب عمر 7 سال کی مورخہ 13 جنوری 2016ء کو، علیز احمد ابن مکرم محمد احمد صاحب عمر 12 سال کی 24 اپریل 2016ء کو اور ذیشان احمد ابن مکرم نسیم احمد صاحب عمر 10 سال کی مورخہ 12 مئی 2016ء کو تقریب آمین ہوئی۔ مکرم منور احمد صاحب صدر جماعت نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا محمد قاسم صاحب کارکن نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ یمنیٰ عزیز صاحبہ بنت مکرم محمد یحییٰ صاحب صدر جماعت مصطفیٰ فارم ضلع عمرکوٹ کا اپنڈکس کا آپریشن 15 مئی 2016ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد ارشد ظفر صاحب صدر محلہ دارالیمن وسطی حمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم حسیب احمد صاحب ابن مکرم مسعود احمد صاحب نے 16 سال 5 ماہ کی عمر میں اور منیب احمد ابن مکرم مسعود احمد صاحب نے 11 سال 7 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ 28 اپریل 2016ء کو بعد از نماز مغرب حلقہ دارالیمن وسطی حمد میں ان کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم عبدالباسط مومن صاحب زعیم انصاراللہ دارالیمن غربی سعادت نے ان سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ حسیب احمد کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی سعادت محترمہ شاہدہ مومن صاحبہ سیکرٹری تربیت نومبائعات دارالیمن غربی حلقہ سعادت کو اور منیب احمد کو قرآن کریم ناظرہ تجوید کے ساتھ پڑھانے کی سعادت مکرم عبدالباسط مومن صاحب کو حاصل ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم حافظ ناصر احمد عالم صاحب معلم وقف جدید چک 55 گ ب ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے فراست احمد واقف نو عمر 10 سال ابن مکرم بشارت احمد صاحب سیکرٹری مال گوٹھ فتح پور اور مسرور احمد عمر 7 سال ابن مکرم منصور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سانگھڑ نے قرآن کریم ناظرہ کا دور اول مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 16 اپریل 2016ء کو بیت النور فتح پور میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے دونوں بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچوں کی والدہ اور خاکسار کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، اس کی تعلیم کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

غزل

میں معصیت سے پُر سہی، ستار دیکھنا
بخشے گا مجھ کو مولائے غفار دیکھنا
یومِ حساب دیکھ میرا نامۂ عمل
میرے خدا تو کرنا نہیں خوار دیکھنا
تو نے مرے گناہوں کا جو کر لیا حساب
نکلیں گے وہ تو اَن گنت اے یار دیکھنا
جو بھی اُٹھے گا اِس گھڑی مولا کے سامنے
تم اُس کا حال دیکھنا تو زار دیکھنا
للکار نہ خدا کے تو شیروں کو اے عدو
بے کار جائے گی تیری للکار دیکھنا
دل کو لگاؤ تو اُسی اِک ذات پاک سے
ہر پُل صراط سے رہو گے پار دیکھنا
ہو جاؤ تم سوار یہ کشتی ہے نوحؑ کی
ہے ان دنوں غضب میں وہ قہار دیکھنا
سلطان ہے قلم کا جو خادم ہوں اُس کا میں
تم میرا ذوق اور مرے اشعار دیکھنا
وہ شجرِ طیبہ بھی ہے وہ رُوحِ عصر ہے
تم اُس کے برگ دیکھنا اثمار دیکھنا
گر اُس کی برق روئی کا کرنا ہے کچھ قیاس
تم اُس کے پیچھے گرد کی رفتار دیکھنا
دُنیا کی ہر برائی کا اب چھوڑ دو خیال
اب عظمتوں کے ہر طرف مینار دیکھنا
رکھو گے تم جو مولا کے بندوں کو کچھ عزیز
تم سے کرے گا ہر طرح وہ پیار دیکھنا
بدلے میں جو ملا ہے مجھے اُس کو تُو نہ دیکھ
مری وفا کا تُو مگر معیار دیکھنا
چاہے نہ چاہے تو مجھے ہے تجھ کو اختیار
جاں تجھ پہ وار دوں گا اے دلدار دیکھنا
آنکھیں کُھلی رہیں گی مری بعدِ مرگ بھی
تو میرا شوق میرا انتظار دیکھنا
اِک بار مسکرا کے مجھے دیکھ لے اے یار
چہرے کا رنگ پھر مرا سرکار دیکھنا
تم نے جو کی جفا تو میرے بے وفا رفیق
تم مجھ کو ہر گھڑی ہی وفادار دیکھنا
مرے نصیب روٹھے ہیں عرصہ گزر گیا
تم تو خوشی سے عید کا تہوار دیکھنا
یہ زندگی کے راستے ازحد طویل ہیں
کھونا نہ راستے میں میرے یار دیکھنا
گر جذبۂ وفا ترا یہ پُرخلوص ہے
تُو اپنی راہ ہر قدم ہموار دیکھنا
یہ گلستاں آج تو بے رنگ و نور ہے
پھر اِس کو جب وہ آئے میرا یار دیکھنا
اس نیم جاں میں جان پھر سے ڈال دو گے تم
جاتے ہوئے پلٹ کے تو اک بار دیکھنا
میرا وجود اس طرح لگتا ہے اُسکے ساتھ
پہلو میں گُل کے جیسے کہ ہو خار دیکھنا
مجھ کو ہمیشہ سے رہا اس بات کا یقین
اِک روز آئے گا وہ شہر یار دیکھنا
حضرت یہ دل کا روگ ہے اس کا کہاں علاج
بچ نہ سکے گا عشق کا بیمار دیکھنا
دعوے محبتوں کے تو کرتے ہیں سب یہاں
تو اِن کو آزما کے تو اک بار دیکھنا
اِس بزم میں جو عزت و شہرت ملے تمہیں
خود کو ہمیشہ خاکِ درِ یار دیکھنا
دیکھا ہزار بار اُسے جی نہیں بھرا
دل چاہے بار بار ہی دلدار دیکھنا
میرے نحیف جسم کو دیکھو نہ تم سبھی
ہر آڑے وقت میں مجھے تیار دیکھنا
ٹوٹا ہے نہ ہی آئندہ ٹوٹے گا یہ کبھی
رشتہ ہے اپنا ایسا استوار دیکھنا
تیرے دیئے غموں کا بھی ہوگا کبھی حساب
واپس ملے گا قرض یہ سرکار دیکھنا
آؤ گے ایک روز تو تم بھی ہمارے پاس
جوڑے گا تم کو ہم سے جبار دیکھنا
مجھ کو قسم خدا کی نہ بھولے گا وہ کبھی
اُلفت سے وہ ہمیں ترا اک بار دیکھنا
اے غوطہ باز آنا یہاں سوچ ساچ کر
یہ بحرِ عشق کتنا ہے زخّار دیکھنا
اِک بار تیرا قرب جو ہو گا ہمیں نصیب
بھولیں گے سارے عشق کے آزار دیکھنا
صحرا کی اِک مثال ہے یہ سفرِ زندگی
کم کم ملیں گے راہ میں اشجار دیکھنا
اس طعن میں شریک ہیں اپنے بھی سب عزیز
ہنستے نہیں ہیں صرف یاں اغیار دیکھنا
آتا ہے ترس تجھ پہ اے طاہرؔ مجھے بڑا
کیا کیا پڑا ہے یاں تجھے ادبار دیکھنا

طاہر بٹ

2016ء کی چند اہم ایجادات

رواں سال امریکی شہر لاس ویگاس میں الیکٹرانک مصنوعات کے دنیا کے سب سے بڑے میلہ کا انعقاد کیا گیا اس میلے میں مختلف کمپنیوں اور الیکٹرانک اداروں نے ٹیکنالوجی کے شعبے میں اپنی نئی ایجادات پیش کیں۔ جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

مسافر بردار ڈرون

چینی کمپنی Ehang کی جانب سے دنیا کا پہلا مسافر بردار ڈرون متعارف کروایا گیا۔ یہ ڈرون 5 فٹ لمبا اور 440 پونڈ وزنی ہے۔

پتلی ایل ای ڈی

نمائش میں ایل جی نے اپنی نئی کاغذ کی مانند پتلی ایل ای ڈی پیش کی جو اس حد تک لچکدار ہے کہ اسے آسانی اخبار کی طرح رول بھی کیا جاسکتا ہے۔

سمارٹ فریج

ایل جی کمپنی کی جانب سے نمائش میں ایک سمارٹ فریج بھی متعارف کروایا گیا۔ یہ فریج نہ صرف بغیر کھولے اندر موجود تمام اشیاء کی خبر دیتا ہے بلکہ جیسے ہی آپ اس کے قریب پہنچتے ہیں فریج کے دروازے خودبخود کھل جاتے ہیں۔

سمارٹ الارم

نمائش میں Sensorwake Olfactory نامی ایک ایسی الارم کلاک بھی پیش کی گئی جو انسان کو جگانے کیلئے گھنٹی بجانے کی بجائے خاص خوشبو خارج کرتی ہے۔

Scio ڈیوائس

نمائش میں Scio نامی ایک ایسی ڈیوائس بھی موجود تھی جو کہ آپ کے کھانے میں موجود کیلوریز کی مقدار اور غذائی اجزاء کی معلومات فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

سپر کمپیوٹر

Drive PX2 ایک ایسا سپر کمپیوٹر ہے جو خودکار گاڑیوں کو کنٹرول کرنے کیلئے خصوصی طور پر ایجاد کیا گیا ہے۔ کمپیوٹر Nvidia نامی کمپنی نے تیار کیا ہے۔

سمارٹ انگوٹھی

Oura ایک ایسی سمارٹ انگوٹھی ہے جو آپ کی نیند کے معیار اور دن بھر کی سرگرمیوں کا ریکارڈ اپنے اندر محفوظ کر سکتی ہے اور آپ کو اس حوالے سے آگاہ بھی کرتی ہے۔

سمارٹ جوتے

Digitsole نامی یہ جوتے سمارٹ فون کی ایپلیکیشن سے منسلک ہو کر خودکار طریقے سے پاؤں میں فٹ ہو جاتے ہیں اور پاؤں کے درجہ حرارت سے بھی آگاہ کرتے رہتے ہیں۔

سمارٹ بریسلٹ

Mio Slice ایک ایسا جدید بریسلٹ ہے جو آپ کے دن بھر چلنے والے قدموں کا حساب رکھنے کے ساتھ ساتھ دل کی دھڑکنوں میں پیدا ہونے والی بے ترتیبی کے حوالے سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ یہ آپ کی جسمانی فٹنس کے بارے میں بھرپور معلومات فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(مِلّی نیوز 30 جنوری 2016ء)

☆☆☆☆☆☆

بقیہ از صفحہ 1: داخلہ جامعہ احمدیہ

7۔ حضرت مسیح موعودؑ کے خلفاء اور خاندان کے متعلق واقفیت۔

8۔ بنیادی جماعتی تاریخ سے واقفیت

9۔ مطالعہ روزنامہ الفضل خصوصاً پہلا صفحہ۔

10۔ ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان کا مطالعہ۔

11۔ ابتدائی عربی زبان سیکھنا، اردو سیکھنا اور اردو بول چال کی مشق کرنا، انگریزی زبان کو بہتر بنانا، کتب یا اخبارات میں سے کوئی حصہ بلند آواز سے پڑھنے کی مشق کرنا۔

12۔ اپنے وقف اور جامعہ میں داخلہ کے لئے روزانہ دعا کرنا۔

13۔ میٹرک کا رزلٹ آتے ہی رزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی وکالت ہذا کو ارسال کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

مطب حکیم عبدالسمیع حامی فاضل والجراحت
اوقات صبح 9 بجے تا 1 بجے شام 5:30 تا 8:30 بجے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6211434,6212434
ناغہ بروز جمعۃ المبارک

لان Ripleca کی دنیا
وردہ + الکرم ۔ اوریجنل پیور شفون تمام برانڈ کا مدار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک
رابطہ نمبر: 0333-9793375

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

وردہ فیبرکس چیلنج ریٹ پر
پیش کرتے ہیں ایک تاریخی پیکج
Replica Lawn 2016
Oriannt ۔ ثناء صفی ناز ۔ ماریہ بی ۔ گل احمد
کھڈی ۔ نشاط ۔ کرزما ۔ Aul, Alishba ۔ لاکھانی
Zainab Chottani ۔ فردوس ۔ ELAN ۔ الکرم ۔ موٹوز
Dawood Kurti, Motifz
اب حاصل کریں -/1750 روپے
A class لان ۔ مکمل گارنٹی کے ساتھ

خوشخبری
The Knowledge Academy
پاکستان کی کسی بھی یونیورسٹی میں داخلہ کیلئے اب انٹری ٹیسٹ (MCAT, ECAT) کی تیاری کیلئے اب ربوہ سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ محدود نشستوں کیلئے پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر داخلہ جاری ہے
0333-6606119,0348-7737728 دارالفتوح غربی ربوہ

SAHARA FOR LIFE TRUST
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہر وقت مصروف عمل
HCV BY PCR QUALITATIVE اور PCR کے ذریعہ ۔ اب الحمدللہ ربوہ کو خون، پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں مثلاً ہیپاٹائٹس بی اور سی کی ہر قسم کے ٹیسٹ اور QUANTITATIVE, HBV DNA BY PCR QUALITATIVE, HCV BY PCR GENOTYPING, HCV BY PCR QUANTITATIVE
HBV DNA BY PCR آپریشن سے نکلنے والی غدود، پتہ، رسولی وغیرہ کے BIOPSY ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔
یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ رپورٹ حاصل کریں یہاں سے ہی آن لائن رپورٹ حاصل کریں۔ اپنا قیمتی وقت اور اضافی خرچ بچائیں۔
روٹین کے ٹیسٹ: نیز ہڈیوں سے متعلقہ تمام ٹیسٹ جوڑوں، گھٹنوں، گٹھیاں وغیرہ
BY ELISA, ANTI HCV, HBS AG, HBA1C, T3,T4,TSH(TFT), VIT-D LEVEL, IGE, CA-125
گائنی سے متعلقہ ٹیسٹ: ہارمونز لیول ESTRADIOL, PROLECTHN, LH, FSH
☆ ایک فون کال پر گھر سے سیمپل بلامعاوضہ کولیکٹ کرنے کی سہولت
☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% خصوصی رعایت
مستحق مریضوں کیلئے 5% خصوصی رعایت
PH: 0476215955
PH: 0476215956
Mob: 0333-7700829
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک ۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر
پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

صاحب جی کی لان کے رنگ اتنے پکے کہ باقی سب رنگ لگیں پھیکے
صاحب جی فیبرکس
www.sahibjee.com 047-6212310 ربوہ

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھنے اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 21 مئی

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:04
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	46 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21 مئی 2016ء

5:50 am	بیت الرحمٰن کا افتتاح 13۔ اپریل 2013ء
7:10 am	خطبہ جمعہ 20 مئی 2016ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
9:25 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب 28 دسمبر 2014ء
2:00 pm	سوال و جواب
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:55 pm	حضرت ابوبکرؓ کی حیات پر ایک نظر

نورتن جیولرز ربوہ
فون 6214214
گھر 047-6211971 دکان 6216216

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
12 جون سے نئی کلاس کا آغاز ہوگا۔ داخلہ جاری
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر 0314-3213399
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا اسلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

FR-10